ISSN:2278-0718 Vol. 2, Issue No. 2nd, April to June 2018 RNI No.: MAHURD/2017/72365
International Research Journal In Urdu Language
TAZEEN-E-ADAB
AN INTERNATIONAL REGISTERED REFERRED QUARTERLY RESEARCH JOURNAL FOR URDU LANGUAGE
U.G.C. Approved Journal Editor: Dr.Sajid Ali Qadri

تنقید

اگر ہم اپنی زبان کو دُنیا کی تہذیب و ترقی یافتہ زبانوں کی فہرست میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہماری خواہش ہے کہ اپنے ادب کو کچھ ہی عرصے بعد انگریزی و فرانسیسی اور جرمن ادبیات کے پہلو بہ پہلو دیکھیں، اگر ہم ملک وقوم میں شیکسپیئر اور بیکن، گوئٹے اور کانٹ، روسو اور اناطول فرانس، ڈاسٹیوسکی اور ٹالسٹائی جیسی شخصیتیں دیکھنا چاہتے ہیں، اور اگر ہم اپنے اس دعوے کو کامیاب بنانے کے متمنی ہیں کہ یہ اُردو زبان اور صرف اردو زبان ہی ہے جو نہایت سہولت کے ساتھ ہندوستان کی مشترکہ زبان بن سکتی ہے تو ہمیں چاہیے کہ جلد تنقید کے صحیح اصول اور اعلیٰ مقاصد کے حصول کی طرف متوجہ ہوں۔ [روح تنقید ڈاکٹر محی الدین قادری زور]

تنقید کے اصول ادب اور تخلیق سے اخذ کیے جاتے ہیں، اور پھر ادب و فن کی تفہیم، تجزیے اور قدر شناسی کے لیے انھی پر آزمائے جاتے ہیں۔ اس لیے کسی نے سچ کہا ہے کہ ادب کے لیے تنقید سانس کی طرح ناگزیر ہے۔ زندگی کی طرح ادب میں تنقید کی ناگزیریت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مگر اسی کے ساتھ تنقید تلوار کی دھار پر چلنے کا فن ہے اور سچ بولنے اور حق کر دکھانے کا ہنر ہے۔ [تنقید نامہ پروفیسر عنوان چشتی]

رہا تنقید کا معاملہ تو اس کا کام ادب کی تقویم اور تشریح ہے۔ وہ نہ صرف ادبی تحریر کو غیر ادبی تحریر سے ممیز کرنے پر قادر ہے بلکہ ادبی تحریر کے معیار ساخت اور مزاج کا تجزیہ بھی کرتی ہے۔ [ڈاکٹر وزیر آغا]

The Tazeen-E-Adab, Quarterly, Printed , Published and Owned by Sajid Ali Qadri
Printed at: G.R. ARTS, 369, Bharad Galli, Malegaon, Dist. Nasik and Published at Plot No.57,Ganesh Colony,

ناولوں میں مقصدیت ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ دلچسپ بھی ہوتے ہیں۔ "یادوں کے چراغ" سے اُن کی ناول نگاری میں ایک نیا موڑ آتا ہے۔ بات کرتے کرتے وہ اشارۃً وکنایۃً اصلاح ومقصدیت کا اظہار کرتی ہیں۔ اس ناول کی تکمیل میں اُنھوں نے فلیش بیک کا سہارہ لیا ہے۔ طویل مکالموں سے اجتناب کیا ہے۔ اُنھوں نے اپنے کرداروں کا تعارف خود کرانے کی بجائے ایک دوسرے کے بیانات اور گفتگو کے وسیلے سے کرایا ہے۔ اِس ناول میں صالحہ عابد حسین نے ایک عورت کی اپنی عزّتِ نفس اور اپنے حقوق کے لیے بلند کی گئی صدائے احتجاج کو بڑے خوبصورت پیرائے میں پیش کیا ہے۔ ناول کا مرکزی کردار کنول ایک کم گو لڑکی ہے۔ والد کے ذریعہ اپنی والدہ پر ہو رہے بے جا ظلم وستم کو وہ خاموشی سے دیکھتی رہتی ہے، جس کے نتیجہ میں اُس کے دل ودماغ میں مردوں کے ظالمانہ اور غیر منصفانہ رویّے کے تئیں بیزاری ونفرت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور باوجود اس کے کہ اپنی والدہ کی بے بسی اور بے زبانی اُس کے سامنے ہے، جب اُس کا رشتہ ایک دل پھینک شخص احمر سے طے ہوتا ہے تو وہ بڑی بیبا کی سے خط کے ذریعے احمر سے یوں مخاطب ہوتی ہے۔۔۔

"جب تک آپ آزاد ہیں جو چاہے کریں مگر میں جسے اپنا شریکِ حیات بناؤنگی اُس سے یہ توقع رکھونگی کہ وہ میرا اُتنا ہی وفادار رہے جتنی میں اُس کی رہونگی۔ میرے عقیدے میں شادی ایک ایسا بندھن ہے جس میں دو آدمی ایک دوسرے پر مکمل اعتماد پوری وفاداری اور سچّی محبت اور دوستی کا عہد کرتے ہیں۔ ایک بھی اس پر قائم نہ رہے تو یہ بندھن ٹوٹ جاتا ہے۔ ٹوٹ جانا چاہیے۔ ممکن ہے عام طور پر دُنیا میں ایسا نہ ہوتا ہو مگر میں اس پر ایمان رکھتی ہوں اور رکھونگی۔" ('یادوں کے چراغ'۔ صالحہ عابد حسین۔ ص ۵۱)

صالحہ عابد حسین اس بات کی زبردست حامی ہیں کہ ہر عورت خود کو چاہے جانے کی چاہت رکھتی ہے اور یہ اُس کا فطری حق ہے۔ جب وہ خود کو مرد کے لیے وقف کر دیتی ہے تو اس کے عوض میں مرد کی محبت اور وفا کی چاہت رکھنا ایک فطری امر ہے۔ اِس ناول کے تعلق سے گوپی چند نارنگ لکھتے ہیں۔۔۔ "یہ ناول عورت کے نقطۂ نظر سے پیش کیا ہے مگر مردوں کے بارے میں خُدا لگتی باتیں کہی ہیں اور وہ ہر لحاظ سے کامیاب ہیں۔" صالحہ عابد حسین نے اپنے ناولوں میں بیانیہ اسلوب اپنایا ہے۔ اُن کی زبان میں بادِ صبا کی سی بھینی بھینی خوشبو، شہد کی سی شیرینی اور دریاؤں کی سی پُرسکون روانی ہے۔ اُنھوں نے اپنے ناولوں میں نچلے اور متوسّط طبقے کے لڑکے لڑکیوں کی نفسیات، اُلجھنیں، ذہنی کیفیات، جذباتیت، اخلاقی دیوالیہ پن، عمر کے آخری ایام میں والدین کی تنہائی کا کرب، پرانی تہذیب اور رسم ورواج سے بیزاری، نئی تہذیب کی تقلید میں چمک دمک کی زندگی اپنانے کی خواہش، پامال ہوتی قدریں، آپسی کشمکش اور قدیم وجدید خیالات کے تصادم کو انتہائی فنکاری سے پیش کیا ہے۔ غرض یہ کہ صالحہ عابد حسین کے ناول زبان وبیان کی شیرینی ولطافت کے ساتھ ساتھ حقائق نگاری اور جذبات نگاری کی تمام تر دلکشی کی بدولت اُردو ادب کا بیش قیمت سرمایہ ہیں۔

حواشی:

یادوں کے چراغ	صالحہ عابد حسین	قطرے سے گُہر ہونے تک	صالحہ عابد حسین
تسبیحِ روز وشب	صغرا مہدی	آپ بیتی۔ سلسلۂ روز وشب	صالحہ عابد حسین

☆☆☆

مرد کی آبرو رکھ لی اور عورت کی وہ تصویر ادب و شاعری میں پیش کی جس کی مثال ملنا محال ہے۔ لیکن اس کے باوجود انھوں نے زیادہ تر اُس کے ظاہر کو دیکھا ہے، اُس کے جذبات کو بھی محسوس کیا مگر اس سے زیادہ گہرائی میں جانا، پوری عورت کو سمجھنا کسی مرد کے بس کی بات نہیں۔ بے شک میں نے بہت زیادہ عورت پر لکھا ہے مگر عورت کے لیے نہیں۔ عورت کے مسائل اور اس کو سمجھنے اور اس کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے مرد کو بھی ان کا پڑھنا اتنا ہی ضروری ہے جس طرح عورت کا۔"

('آپ بیتی۔ سلسلۂ شب و روز' ۔صالحہ عابد حسین۔ ص ۲۱۵)

صالحہ عابد حسین کے ناولوں کی تعداد نو ہے۔ اُن کا پہلا ناول "عذرا" ہے، جو ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا جس میں سماجی و معا مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے، ساتھ ہی ساتھ جنگِ آزادی، مولانا محمد علی جوہر کی خلافت تحریک، سَر سیّد کی تحریک، کانگریس تحریک اور گاندھی کی آزادی تحریک کا احوال شامل ہے۔ اس ناول کی ہیروئن اپنے شوہر کے شانہ بشانہ کام کرنے کی خواہش رکھتی ہے۔ اُن کے دیگر ناولوں میں "یادوں کے چراغ"، "آتشِ گل"، "ساتواں آنگن"، "اپنی اپنی صلیب"، "ش عمل"، "قطرے سے گہر ہونے تک"، "اُلجھی ڈور" اور "گوری سوئے سیج پر" شامل ہیں۔ صالحہ کے ناولوں میں ہر طرح کے کردار ملتے ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جو نئے زمانے کے ہوتے ہوئے بھی پرانی روایات اور قدروں سے جڑے ہوئے ہیں۔ انھوں نے اپنے ناولوں میں خواتین کے سماج میں گرتے ہوئے مقام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی نیز اپنے خیالات و احساسات کو اپنی تحریروں کے ذریعے پیش کیا۔ اُن کے ناولوں میں زمینی و حقیقی کردار ملتے ہیں جو انھی کے ارد گرد سانس لیتے ہیں۔ اُن کی تحریریں اُن خواتین کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوسکتی ہیں جو کسی اُجالے تلاش میں اپنی رو گرد اندھیروں میں ڈبو دیتے ہیں۔ اُن کی زبان سادہ و سلیس اور دلکشی و لطافت سے پُر ہوتی ہے۔ اُن کی بیشتر تحریروں ح کو اِصلاح کا رنگ غالب ہے۔ اُن کے ناول "قطرے سے گہر ہونے تک" میں انسانی رشتوں کی پختگی کو اس طرح پیش گیا ہے کہ سماج کی ایک کامیاب تصویر سامنے آجاتی ہے۔ اس ناول میں چھوٹے قصبوں اور شہروں کی زندگی، قدیم خاندانوں کی تباہ حالی، بوڑھوں کی قدامت پرستی اور نوجوان لڑکیوں کی ذہنی کیفیات کو خوش اسلوبی سے بیان کیا گیا ہے۔

صالحہ عابد حسین کے ناولوں کی ایک اہم خوبی ان کی منظر نگاری ہے۔ کشمیر کے حسین مناظر کو انھوں نے زبان و بیان کی چا سے اتنا دلکش و جاندار بنا دیا ہے کہ پڑھنے والا ان مناظر میں ناول کے کرداروں کے ساتھ اپنی موجودگی محسوس کرنے ہے۔ بطورِ نمونہ اُن کے ناول کی یہ تحریر دیکھیے۔۔۔" سورج دھیرے دھیرے مغرب کی سمت جا رہا تھا۔ درختوں کے سا دراز ہوگئے تھے۔ پانی کی تیز رفتاری میں کچھ اعتدال پیدا ہوگیا تھا۔ کنارے پر سارس اور کُلنگ شکار کی تلاش میں کھڑے تھے مگر دیکھنے والے کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اونگھ رہے ہوں۔ ہوا کی تیزی میں کمی ہوگئی تھی۔ آسمان پر چڑیوں کے جھنڈ دور سے اُڑتے ہوئے آتے اور اُفق کے پار چلے جاتے۔"

صالحہ عابد حسین کی تحریر کی ایک خوبی اُن کی کردار نگاری بھی ہے۔ انھوں نے اپنی ناولوں میں کرداروں کو مکمل طو پر فطری تقاضوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ہر کردار کی فطرت کے مطابق اپنا مقصد نکالا ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ اُن

صالحہ عابد حسین کی ناول نگاری کا تنقیدی جائزہ

ڈاکٹر آفاق انجم شیخ

آرٹس، کامرس اینڈ سائنس کالج بیاول

اُردو ناول نگاری کے فن کو جہاں مرد ناول نگاروں نے پروان چڑھایا وہیں خواتین ناول نگاروں نے بھی اس کی آبیاری کی۔ ہر چند کہ ناول نگاری کے میدان میں خواتین نے مردوں کے کافی عرصے بعد قدم رکھا لیکن اسکے باوجود ناول نگاری کے ارتقاء میں خواتین کا تعاون قابلِ صد ستائش ہے۔ کئی خواتین ناول نگار آج بین الاقوامی شہرت کی مالک ہیں۔ اُردو ناول کا وقار بلند کرنے میں جہاں قرۃ العین حیدر، عصمت چغتائی، اے۔آر۔خاتون، عطیہ پروین، عفّت موہانی، مسرور جہاں، واجدہ تبسّم، دیبا خانم، بشریٰ رحمان، جیلانی بانو، ہاجرہ مسرُور، سلمیٰ کنول، رضیہ بٹ وغیرہ نے اہم کردار ادا کیا وہیں صالحہ عابد حسین کی خدمات کو بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ خواتین ناول نگاروں کی فہرست میں صالحہ عابد حسین ایک معتبر نام ہے۔

صالحہ عابد حسین کا جنم ۱۸، اگست ۱۹۱۳ء کو پانی پت میں ہوا۔ اُن کا نام مصداق فاطمہ تھا۔ صالحہ کا تعلق اردو ادب کے خدمت گذار خانوادے خواجہ الطاف حسین حالی سے تھا۔ وہ خواجہ الطاف حسین حالی کے بڑے بھائی خواجہ اخلاق حسین کی نواسی نیز خواجہ غلام السیدین اور خواجہ احمد عباس کی بہن تھیں۔ اِس نسبت سے زبان و ادب اُن کو ورثے میں ملا تھا۔ گھر کا ماحول لکھنے لکھانے والا تھا لہٰذا اُنھیں بھی لکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ بچپن کا یہ شوق مطالعے کے ساتھ ساتھ پروان چڑھتا گیا اور شادی کے بعد بھی جاری رہا۔ اُن کی شادی ممتاز محقق، ادیب، دانشور اور ڈرامہ نگار ڈاکٹر سیّد عابد حسین سے ہوئی۔ صالحہ عابد حسین کو سیر و سیاحت کا شوق بھی تھا۔ اپنے شوہر کے ساتھ اُنھوں نے ہندوستان کے مشہور تاریخی و تہذیبی مقامات کی سیر کی۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر عابد حسین کے ساتھ اُنھیں بیرونِ ملک اسفار کے مواقع بھی ملے۔ صالحہ عابد حسین نے نثر میں قابلِ قدر کام کیا ہے۔ افسانے لکھے، ڈرامے لکھے، ناول لکھے، سوانحی و ادبی مضامین بھی لکھے۔ نثر میں مختلف موضوعات پر اُنھوں نے پچاس سے زائد کُتب تحریر کیں۔ صالحہ عابد حسین نے اُس دور میں لکھا جب عورتوں کی تعلیم ہی معیوب سمجھی جاتی تھی، لکھنا لکھانا اور شہرت تو دور کی بات تھی۔ وہ اپنے فن کو عورتوں کی آواز قرار دیتی ہیں۔ اپنی خودنوشت سوانح میں لکھتی ہیں۔۔۔

> "بے شک میں عورت بھی ہوں اور ادیب بھی۔ مجھے عورت ادیب ہونے پر احساسِ کمتری نہیں محسوس ہوتا۔ مجھے فخر ہے کہ میں عورت ہوں اور عورتوں کے مسائل کو اوّلیت دیتی ہوں۔ اِس لیے کہ عورت کے مسئلوں، مشکلات اور پریشانیوں کو بھی جس طرح ایک حسّاس فنکار عورت سمجھ سکتی ہے مرد کے بس کا یہ روگ نہیں۔ اِس لیے کہ عورت محبوبہ ہے یا دیوی ہے۔ یا طوائف یا زیادہ سے زیادہ ماں ہے یا بیوی۔ یہ ضرور ہے کہ اُردو ادب میں حالی جیسے شاعر اور انیس جیسے مذہبی شاعر اور پریم چند جیسے ادیب بھی ہوئے جنھوں نے

ISSN: 2278-0718

19	جدید اردو جدید تر شعراء کے شعری موضوعات کا تحقیقی جائزہ نظم کے حوالے سے	اسسٹنٹ پروفیسر عافیہ عظمیٰ، پرلی	100
20	تنقید وادبی تنقید اور اس کی اہمیت وافادیت	ڈاکٹر محمد الطاف بٹ، پٹیالہ	103
21	حالی کا نقد شعر	ڈاکٹر محمد اقبال جاوید شیخ ابراہیم، ہنگولی	108
22	تحقیق کے خدوخال	ڈاکٹر اسرار اللہ انصاری، کھنڈوا	112
23	تحقیق وتنقید۔۔۔۔۔ محققین کے قلم سے	محمد ابرار الحق عبد الظاہر امجد، بدناپور	117
24	صالحہ عابد حسین کی ناول نگاری کا تنقیدی جائزہ	ڈاکٹر آفاق انجم شیخ، جلگاؤں	121
25	ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط کی تحقیق وتنقید کا اجمالی جائزہ	محمد آصف، امراوتی	124
26	مشرقی تنقید: ابتداء وارتقاء	عبد الباری، دہلی	137
27	نثار احمد فاروقی بہ حیثیت محقق	ڈاکٹر شاہینہ معز، ہگلی (مغربی بنگال)	143
28	اکتشافی تنقید کے بانی....حامد کاشمیری	حارث حمزہ لون، جموں کشمیر	149
29	''ریاست جموں وکشمیر میں اردو تحقیق کا سرمایہ: ایک جائزہ''	محمد حسین وانی، جموں کشمیر	153
30	''ستارہ جو ڈوب گیا'' پروفیسر مجاور حسین رضوی کے مضمون کا تنقیدی وتحقیقی جائزہ	محمد عارف اقبال اردو بک ریویو، دہلی۔	160
31	تحقیق کے مواد کی فراہمی میں درپیش مسائل ومشکلات	شاہد حبیب، حیدرآباد	164
32	جموں وکشمیر میں اُردو تحقیق وتنقید کی روایت	توصیف احمد بٹ۔ جموں کشمیر	169
33	راجہ گدھ: ایک مطالعہ	یاز محمود، لاہور	173
34	تنقید نگاری میں استقرائی وتشریعی تنقید	پروفیسر شیخ عبد الرؤف، امباجوگائی	181
35	کلیم الدین احمد اور ان کی علمی وادبی خدمات	محمد خوشتر، حیدرآباد	183
36	سیواسدن کالج برہانپور کے شعبۂ اردو فارسی میں اُردو تحقیق ایک جائزہ	ڈاکٹر قیصر جمال، برہانپور	189

انٹرنیشنل اردو ریسرچ جرنل

سہ ماہی

تزئینِ ادب

شیرپور (انڈیا)

جلد نمبر : ۲ شمارہ : ۲

اپریل تا جون ۲۰۱۸ء

سرپرست : پروفیسر اختر الواسع (دہلی)، منور پیر بھائی (پونہ)، ڈاکٹر عبدالکریم سالار (جلگاؤں)

مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر ساجد علی قادری (شیرپور)

مُدیرِ اعزازی : حاجی انصار احمد (بھساول)

اعزازی نائب مدیر : ڈاکٹر مجاہد الاسلام (لکھنؤ)

مدیر مسئول : ڈاکٹر عتیق احمد قریشی (ہنگولوی)

مشیر اعلیٰ : پدم شری پروفیسر قاضی عبدالستار

نگراں: رفیق جعفر، پونہ

مجلس ادارت (اعزازی)

☆ ڈاکٹر صغیر افراہیم (علی گڑھ)

☆ پروفیسر علی احمد فاطمی (الہ آباد)

☆ ڈاکٹر آفتاب احمد آفاقی (وارانسی)

☆ ڈاکٹر بلقیس بیگم (کولکاتہ)

☆ ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ شکیل (برہانپور)

☆ ڈاکٹر انصاری مسعود اختر (جالنہ)

☆ محمد آصف (امراوتی)

مجلس مشاورت (اعزازی)

☆ پروفیسر ارتضیٰ کریم (اردو قومی کونسل... دہلی)

☆ پروفیسر ابنِ کنول (دہلی)

☆ ڈاکٹر سید شاہ حسین احمد (پٹنہ)

☆ ڈاکٹر شہاب عنایت ملک (جموں کشمیر)

☆ ڈاکٹر عبدالرشید منہاس (جموں کشمیر)

☆ ڈاکٹر عالیہ کوثر (جالنہ)

☆ ڈاکٹر میمونہ اللہ بخش (شولاپور)

Email ID : sajid.qadri7@gmail.com / tazeeneadab@gmail.com
Cell. : 08275591666 / 09628845713 / 07840901404
Plot No. 57, Ganesh Colony, Shirpur Dist. Dhule (M.S.) India - Pin : 425405

اس شمارے کے مشمولات سے ادارہ ''تزئین ادب'' کا متفق ہونا ضروری نہیں، یہ ذمہ داری صاحب قلم کی ہوگی۔

ڈاکٹر ساجد علی قادری نے جی. آر. آرٹس، مالیگاؤں سے طبع کرواکر شیرپور (مہاراشٹر) انڈیا سے شائع کیا۔

قیمت فی شمارہ: 75/روپے (خاص نمبر ۲۵۰/روپے) سالانہ: ۴۰۰/ روپے لائف ممبرشپ: 10000 روپے۔

بیرونِ ممالک سالانہ زرِ تعاون 25/امریکی ڈالر

O اس دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ آپ کی خریداری معیاد پوری ہو چکی۔ لہٰذا رقم روانہ کیجیے۔

تزئین ادب حاصل کرنے کا پتا: سٹی بک ڈپو، محمد علی روڈ، قصاب باڑہ، مالیگاؤں۔ مدینہ بک ڈپو، مولوی گنج دھولیہ۔
مکتبۂ جامعہ لمیٹیڈ، پرنسیس بلڈنگ، ای۔ آر۔ روڈ ممبئی۔